نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۳ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا — عہ
تواریخ مذہب — ٨ر
تواریخ روم — ٨ر
تواریخ مصر — ٨ر
تواریخ یونان — ٨ر
مرقع روس — ٨ر
قدیم مسیحیوں کے حالات — ٢ر
حیات پولوس — ۴ر
حیات داؤد — ٨ر
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو — ۳ر

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ رومن اُردو — ٨ر
تلاش حق اُردو- رومن اُردو — ۳ر و ۶ر
دولت لازوال اُردو — ۳ر ۵ر ٨ر
دولت لازوال رومن اُردو — ٨ر
عزت بیمثال اُردو — ۳ر ۵ر ٨ر
" رومن اُردو — ٨ر
حالات جاپان — ۲ر و ٨ر
شریف بیبیاں — ۳ر و ۶ر
چندرلیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی — ۲ر
سیر ہند — عر
وکیل کی سرگذشت رومن — ۶ر
سورج پرکاش — ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو — ٨ر
سمپردائے — ۶ر و ۱۰ر
ویدوں کی تعلیم — ۱۰ر
وشنو کے دس اوتار — ۲ر
ویدک تصنیفات — ۱ر
ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے — ۳ پائی
ویدون کی دیوتا پرستی — "
ویدونکی ازلیت — ۶ پائی
پرستش حیوانات — ۳ پائی
تیرتھ — ۶ پائی
اہل ہنود کے تیوہار — "

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو — ۱۰ر
خدائے اسلام — ۲ر
ینابیع القران — ۳ر
الکفارہ — ۰ر

بائبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید ازروے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ″
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
حضرت محمد ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسماءِ الٰہی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ″
سورہ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے ″

اشمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ″
انصاف کا دن ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ پنجابی اُردو حروف ″
″ ″ ″ رومن اُردو ″ ″ ″
″ ″ ″ گورمکھی ″ ″ ″

سوالات

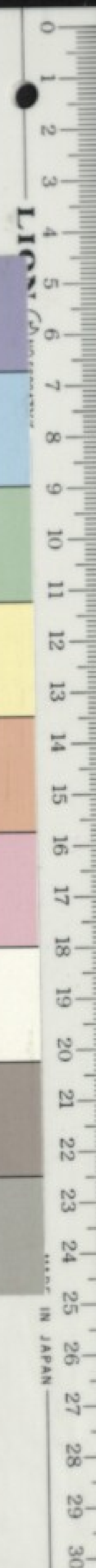
سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
″ لوقا کی انجیل پر ″ ۱ر
″ یوحنا کی انجیل پر ۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیاء ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۹ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۹ر
ابن حور اُردو ۸ر۔ طلائی شمعدان ۴ر
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریق دعا ۴ر
شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر



نورافشان

لودیانہ جمعہ ۳ اپریل ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

پرنس آف ویلز ولی عہد سلطنت انگلستان آسٹریلیا کینیڈا اور نیوزیلینڈ کی سیر فرما رہے ہیں۔

سیتاپور کے ہوائی جہاز کے سکول میں ہم جہاز پروازی کے لئے ہر وقت تیار رکھنے کے لئے ایک بڑا افسر تین افسران اُڑنے والے ایک انجنیئر انگریزی کاریگر۔ ایک ہندوستانی سٹور کیپر اور چند ہندوستانی کاریگر رہنے کی تجویز ہوئی۔ وہاں بعض ضروری عمارتیں تیار ہو چکیں اور بعض جلدی تیار ہو رہی ہیں۔ ایک جہاز سیتاپور میں آگیا ہے ایک انگلستان سے روانہ ہو گیا ہے۔ اور دو عنقریب کارخانوں سے ملنے والے ہیں۔

بنگال میں ایک بنگالی کی ننھی بیٹی اپنے اوپر مٹی کا تیل چھڑک کر جل مری۔ سبب یہ تھا کہ اُس کے غریب والدین اُس کی شادی میں جہیز دینے کی خاطر اپنے مکان کو گروی رکھے دیتے تھے لڑکی چاہتی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ ماں باپ بے گھر ہو جاویں۔

سیپہرای بازار جھانسی کی کلیسیا نے پادری دھرم سنگھ صاحب کو پاسبانی بلاہٹ بھیجی۔

ایک کمیشن اس کے متعلق کل معاملات پر نظر ڈالیگی اور فیصلہ کریگی۔

بمبئی یونیورسٹی میں ایک لیڈی سرتی کرشن بائی نے جن کی عمر صرف ۲۲ سال کی ہے۔ ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس پر وہاں کے بہت معزز مرد اور عورتوں نے جلسۂ عام میں اُن کی مبارکبادی کا درس نذر کیا۔

ہند کے سی۔ ای سکرٹری مسٹر ہیل کی بہ خبر ہے کہ وہ ہنوز بیمار ہیں صحت کے خاطر خواہ آثار نظر نہیں آتے۔ صاحب جنوبی انگلستان میں مقیم ہیں اور زیر علاج ہیں۔

فتح پور ہڈسن یونین ہوم کی ایک اُستانی بنام کبیر یونپی اور پنجاب کے سنڈے سکول امتحان میں پہلی نکلی ہے۔ اس اعلےٰ لیاقت کے انعام میں اُنکو آئی۔ ایس۔ ایس یو کی طرف سے ایک نقرئی تمغہ ملا ہے۔

دو ادفوجی افسر بنام کیپٹن ایلن اور لفٹنٹ برونسن کے قریب ہوائی جہاز اُڑانے میں ہلاک ہوئے۔

لفٹنٹ برگس جہاز پر ایسٹ چیج میں ۱۵ ہزار فٹ اونچے چڑھے۔ اس قدر اونچا کوئی انگریز نہیں چڑھا تھا۔ اور یہاں پہونچنے پر اُن کو ایسی ٹھنڈ لگی کہ اُن کے کان اور ناک وغیرہ کو سخت نقصان پہونچا۔

لفٹنٹ روجی جہاز کو اوپان میں اُڑنے میں گرے اور چونکہ ۲۸۰ فٹ اونچے تھے۔ وے فوراً مرگئے

افغانستان میں گزرے ہفتے تک خوب برف پڑی اور فصل کے لئے اُمید اچھی ہوگئی ہے۔

شملے میں گزرے ہفتے پھر برف اور پانی گرکر منجمد ہونے لگا ہے۔

مسوری میں پچھلے ہفتے بہت اولے اور برف پڑی۔

۳۱ مارچ۔ لنڈن۔ جیسا کہ پہلے تجویز تھا کہ ایسٹر کے ہفتے میں روئی کے کارخانہ بند ہونگے۔ سو نہیں ہونگے۔ وہ بدستور جاری رہینگے۔

تار برقیات

۳۰ مارچ لندن - مزدوری کے سوال پر ۱۲۰۰۰ یورک شائر والے کان کنوں نے ہڑتال کردی ہے -

۳۰ مارچ - لندن - ۳۰۰ زخمی باغی چیوا میں آئے ہیں اور یہ خبر ہے کہ ۷۰۰ اور ہیں جو بیلگاڑی کا انتظار کر رہے ہیں - بعد کی خبر ہے کہ تورن میں لڑائی بہت سخت ہوئی اور دونوں طرفین فتمند ہونے کا دعوے کرتی ہیں - سب سے دیر کی خبر ہے کہ باغی اچھی جگہوں کو قبضے میں رکھتے ہیں - ان کے ۹۰۰ مارے اور زخمی ہوئے ۶ دن میں - اور دوسری طرف والے قریباً ۲۰۰۰ -

۳۰ مارچ - بمبئی - گورنمنٹ بمبئی ۱۱ اپریل کو مہابلیشور میں موسم گرما کے ایام میں جمع ہونگے ہز اکسیلنسی گورنر و لیڈی ویلنگٹن ۹ ماہ حال کو پہاڑ کو روانہ ہوتے ہیں -

۳۰ مارچ بمبئی - جلی ہوئی روئی کے بہت سے نمونے کیمیکل انالائیسر کو بھیجے گئے ہیں - یہ خبر ہے کہ روئی میں مرکبات تھے اور ان کے سبب سے آگ لگی

۳۰ مارچ بمبئی - آنریبل مسٹر فضل بائی کرم بائی بمبئی میونسپلٹی کے چیرمین ہونگے - بجائے مسٹر اے - ایم - ٹاڈ کے جن کی میعاد ختم ہوگئی ہے

۳۱ مارچ لندن - مسٹر گوکھلے نیشنل لبرل کلب پر اپنے کمرے میں بیمار ہیں -

۳۱ مارچ لندن - اٹلی کے ایک مشہور شاعر ٹیٹوبالٹی بھی فوت ہوگئے ہیں -

۳۱ مارچ ٹوکیو - نائب امیر البحر میٹ سمیٹو ایک لمبے امتحان کے بعد قید ہوگئے ہیں جن میں کہ ۳ مدعی تھے - متو - ایوارہ اور ریر امیر البحر فیجی -

۳۱ مارچ پیکن - آمد و رفت کے مقام اور برٹش اور اہل چین کی کمپنیوں نے ۹۰۰ میل ریل بنانے کے معاہدے پر رضامند ہوگئے ہیں - جو نانکن سے ناچنگ اور پنگ سینگ تک ہوگی - اور پھر یہ سڑک بینگ سینگ چانگشاہ اور ہانکن کاٹن ریلوے لائن سے ملجادیگی - یہ سڑک ہوکو سنگ یا جو ریلوے کے مقابل میں زیادہ برٹش کو فائیدہ کا باعث ہوگی - شانگی اور ہانگ چو سے بھی ملانے کا بندوبست ہو رہا ہے - اور ایک اور سڑک کا جو کہ ناخنگ اور وو چنگ کے درمیان ہوگی - جو کم از کم ایک ہزار میل تک ہوگی اور ۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ قرض کی ضرورت ہوگی - چیف انجنیر اور ٹریفک مینجر دونو برٹش ہونگے - اور جو مصالح اس میں استعمال ہوگا وہ بھی اہل برطانیہ کا ہوگا -

۳۱ مارچ - کلکتہ - بیرک پور کی پولیس نے ایک چھوٹی بندوق اور کارتوس ایک مسلمان کے گھر میں کوڑے کے ڈھیر میں چھپائے ہوئے پائے اس معاملے میں دو مسلمان زیر حراست ہیں -

۳۱ مارچ کلکتہ - ڈاکٹر اننڈیل اور مسٹر کیمپ (ہندوستانی عجائب گھر کے) چلکا جھیل سے ابھی واپس آئے ہیں - جہاں کہ وہ ایک مہم پر گئے تھے - وے وہاں پر ایک مہینے تک رہے - اور وہاں سے بہت سی بیش قیمت چیزیں مثلاً اسفنج اور دوسری چیزیں لائے ہیں - اب پھر ان کا ارادہ ہے کہ اگلے ماہ میں اسی جگہ جاویں اور پھر اگلے سال اکتوبر یا نومبر مہینے میں پھر جاویں -

۳۱ مارچ - کلکتہ - مسٹر مارٹن کو جو زخم ہوا تھا اب وہ اس سے صحت یاب ہوتے جاتے ہیں - ایک مسلمان بنام عبداللہ نے ان کے پتھر مارا تھا - اس کا مقدمہ مسٹر جے مائیکل کے سامنے ہے -

۳۱ مارچ لندن - سر ہربرٹ دان ہر کومر فوت ہوگئے ہیں -

ایڈیٹوریل نوٹس

کِکُویُو کی کانفرنس کے بارے میں چند مزید رائیں

چند ہفتوں کا عرصہ ہوا ہے کہ ہم نے اپنے ناظرین کو کِکُویُو کی کانفرنس کی کارروائی کے بارے میں جو عام رائیں تھیں اُن سے مطلع کیا تھا۔ اب چند ایک اور کا ذکر کرنا بھی کچھ کم دلچسپی اور استفادہ سے خالی نہ ہوگا۔ فارس کے بشپ ڈاکٹر سٹلمن نے بھی اس کانفرنس کی کارروائی کو بہت پسند کیا اور سراہا ہے اور یوگنڈا اور ممباسہ کے بشپوں سے کلی اتفاق ظاہر کیا ہے کہ اس عمل میں مسیحی محبت اور رفاقت کے لئے بڑی آزادگی اور فراخدلی پائی جاتی ہے۔ اسی کیمطابق اُنہوں نے خود ایک عشاء ربانی کی عبادت کرائی جس میں غیر انگلیکن مشنری صاحبان بھی شریک عشاء تھے۔ ایک کانفرنس میں جو ۱۹۱۲ء میں فراہم ہوئی تھی ۱۳۱ حاضرین میں سے ۲۶ پریسبیٹرین کلیسیا کے ممبران تھے۔ اس کے علاوہ اخبار برٹش ویکلی کِکُویُو مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے ۱۵۶۲ کے آرٹیکل ۳۴ کا اقتباس کرتا ہے جو اس نمط پر ہے "یہ ضروری نہیں کہ تمام مقامات کی روایات اور رسم و رسوم ایک ہی اور بالکل مشابہ ہوں۔ کیونکہ ہر زمانہ میں اختلافات ہوتے رہے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ مختلف ملکوں زمانوں اور باشندوں کے دستورات کیمطابق تبدیلات بھی ہوتے رہا کریں۔ ایسا کہ کوئی امر بھی خدا کے کلام کے خلاف معین نہ ہو۔ آرٹیکل ۲۲ اس نہج پر ہے۔ لازم ہے کہ ہر ایک خادم الدین جائز طور پر بلایا گیا ہو۔ اور لازم ہے کہ ہم ان کو جائز طور پر بلایا ہوا سمجھیں۔ اور یہ جانیں کہ انہیں اُن لوگوں نے بھیجا ہے جنہیں خادمان دین کے بلانے اور خداوند کے تاکستان میں بھیجنے کے لئے کانگریگیشن میں اختیار عامہ حاصل ہے۔ استحکام کے بارے میں ڈاکٹر سیکیلا صاحب کہتے ہیں۔ ہم سے درخواست کی گئی ہے کہ ان بپتسمہ یافتہ ایمانداروں کو جو دوسری جماعتوں کے ممبر ہیں جب ضرورت ہو اپنے سکرامنٹوں میں قبول کر لیا کریں۔ ہم اپنے رُول آف ڈسپلین پر اصرار کرتے ہیں کہ کسی گرجے کا پریسٹ استحکام کی رسم ادا کر سکتا ہے اگر کسی بشپ کی ضرورت نہیں ہے یوگنڈا کا انگلیکن مشنری پادری کے جاؤ دک بشپ کرائیٹن کی اُن ہدایات کو یاد کرتا ہے جو بشپ موصوف نے اُس کو اس وقت دی تھیں۔ جب لنڈن میں اُس کا آرڈینیشن ہوا تھا۔ بشپ مذکور نے اُس کو ہدایت دی تھی۔ کہ مسیحی خوش اخلاقی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام پریسبیٹرینوں کو عشاء میں قبول کر لیا کرو۔ اس ساری باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ یوگنڈا اور ممباسہ کے بشپوں کا یہ عمل درست تھا اور زنجبار کے بشپ کا اعتراض غلط تھا۔

کیسی عمدہ تحریک تھی جو یوگنڈا اور ممباسہ کے بشپوں کی طرف سے معرض ظہور میں آئی جس نے تفرقہ کی دیوار کو مسمار کر کے رفاقت اور محبت کی ڈوریوں سے علیحدہ ہو گئی ہوئی کلیسیا کو ایک دوسرے کیساتھ باندھنا شروع کر دیا۔ ہم ایسے حالات کو دیکھ کر یہ توقع کرنے کو تیار ہیں کہ وہ زمانہ جلد آئیگا جبکہ انگلیکن اور غیر انگلیکن کا سوال بالکل حل ہو جائیگا۔ اور دونوں کلیسیاؤں کے نہ صرف ممبران ہی ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور یگانگت سے پیش آیا کرینگے۔ بلکہ خادمان دین بھی ایک دوسرے کے گرجے گھروں میں جا کر عبادت کروا سکینگے۔ درس دے سکیں گے۔ اور عشاء کی مقدس رسم بڑی عظیم الشان جماعات اور اتحاد قلبی کیساتھ ادا کر سکیں گے۔ ہندوستان میں بہت سی پریسبیٹرین کلیساؤں کا اتحاد ہو گیا ہے۔ اور وہ وقت کا نشکہ خدا ہم کو جلد دکھائے جبکہ انگلیکن کلیسیا کے خادمان دین پریسبیٹرین گرجوں اور پریسبیٹر کلیسیا کے خادمان دین انگلیکن چرچ کے گرجوں میں آزادی سے عبادت کروا سکینگے۔ اور تب ہم زبور نویس کے ساتھ ملکر بڑے جوش اور فخر سے یہہ کہنے کے مجاز ہونگے کہ

"کیا خوب اور کیا سہانی بات ہے کہ بھائی ایک ساتھ بودوباش کریں۔ یہ اس مہنگ موٹے عطر کی مانند ہے جو سر پر ڈالا جائے اور بہ کر داڑھی پر بلکہ ہاروں کی داڑھی پر اُس کے پیرہن کے گریبان تک پہونچے" زبور ۱۳۳: ۱ و ۲)

فطری گناہ

گلدستہ ثنائی امرت سر نمبر چہارم میں کسی نامہ نگار مولوی ہدایت اللہ صاحب کا ایک مضمون بعنوان "گناہ اور توبہ" شائع ہوا ہے جس میں کوشش تو یہہ کی گئی ہے کہ فطری گناہ اور کفارہ مسیح کا ازالہ کر دیا جائے۔ مگر خوش قسمتی سے مولوی صاحب کو کوئی دلیل تردید کی ہاتھ نہ آئی بلکہ برعکس اس کے ہمارے ہی مسائل کی تائید ہوگئی اختصاراً اُس کا ذکر کر دینا کافی ہے۔ اول اُس کی تائید میں بائبل سے حوالجات اور اقتباسات پیش کئے ہیں۔ جو درست ہے۔ پھر یونانی حکما کی تعلیمات پیش کی ہیں جو غالباً میزان الحق میں سے لی گئی ہیں بعد میں محمد صاحب کی یہ حدیث گویا اس عقیدہ کی کی مخالفت میں پیش کی ہے۔ کہ

کُلُّ مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ ویمجسانہ او ینصرانہ۔

یعنی ہر ایک بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اُس کے ماں باپ اپنے رنگ میں رنگتے ہوئے اُسے یہودی مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں مگر یہاں اُنہوں نے بہت تصرف سے کام لیا ہے اوّل تو لفظ "اسلام" اس حدیث میں ندارد ہے برعکس اس کے صرف فطرت کا لفظ موجود ہے۔ جس کے معنے صرف یہی ہو سکتے ہیں کہ ایک ہی فطرت پر" یا "فطرت پر" کل انسان پیدا ہوتے مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ فطرت کیا ہے۔ غالباً اس کے یہی معنے ہونگے کہ کل انسان مذہب سے بالکل کورے پیدا ہوتے ہیں۔ کل مذہبی امتیازات ان میں پیدا کرنے والے اُن کے والدین ہوتے ہیں لیکن طبعی امور میں سب یکساں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تجربہ اور مشاہدہ شاہد ہے۔

دوسری بات یہاں فطری گناہ کا انکار مطلق نہیں ہے اور نہ ہی اس کی تردید کی گئی ہے۔ مولوی صاحب کا یہ تجاہل عارفانہ ہے نہ کہ تحقیقات محققانہ۔ پس اس سے ابطال گناہ فطری کا استدلال ناممکن ہے لہذا اس کا پیش کرنا ہی فضول اور غلط تھا۔ خوش قسمتی کہ اور بمصداق اس مقولہ کے کہ "سچ آخر کار منہ سے نکل ہی آتا ہے" اسی رسالہ کے اسی نمبر میں ایک اور نامہ نگار مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی نے "نجات یا مکتی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں آپ نیک اعمال مثبت رحمت الٰہی سے نجات کی تحصیل قرار دے کر فرماتے ہیں۔

"انسان فطرتاً خاطی پیدا کیا گیا ہے۔ نقائص سے بالکل منزہ ہونا اس کے بس میں نہیں اس لئے قرآن مجید میں ہے۔ وخلق الانسان ضعیفا انسان ضعیف الخلقت پیدا کیا گیا ہے۔ تنزہ و عصمت انبیا کے ساتھ خاص ہے۔ اس لئے خدا کا غفور و رحیم ہونا نجات کے لئے شرط ضروری ہے۔ اپنے حقوق سے درگذر کرنا عقل کے خلاف نہیں۔ دوسروں کے حقوق کو پامال کرنا ظلم ہے۔ حقوق بندگانِ خدا بھی اگر خدا اپنی طرف سے ادا کرے تو کیا خلاف عقل ہے۔ اسی لئے فرمایا نبی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم۔ بندوں سے کہہ دیجئے کہ میں گناہوں کا معاف کرنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے اگر مجسٹریٹ عدالت میں کسی مجرم کو جرمانہ لگائے اور مقتضائے رحم اور عسرت مجرم کو دیکھ کے جرمانہ اپنی طرف سے بھر دے تو کیا یہ ظلم ہے ہرگز نہیں۔ جب یہ مسئلہ مسلم ہے کہ علت اپنے معلول کے وجود ہستی کا سبب ہوتی ہے۔ تو اگر وہ اپنے کسی معلول کو ابدالآباد تک قائم رکھنا چاہے تو کیا خرابی ہے جب اعمال محدود ہونگے مگر نجات ابدی ہوگی۔ اور اس میں کوئی استحالۂ عقلی نہیں۔"

ان ہر دو مذکورہ بالا اقتباسات اعضا میں سے بخوبی روشن ہو جائیگا کہ اگرچہ علمائے محمدیہ بوجہ مخالف ہونے مسیحی مذہب کے اُس کے ہر عقیدہ اور مسائل کی تردید و ابطال پر کمربستہ ہیں۔ تو بھی اُن کی ضمیریں اندر ہی اندر اُن کو کیسا قائل کرتی ہیں۔ اور جس امر کی وہ تردید کرتے ہیں۔ اُس کی تائید مجبوراً ہو جاتی ہے۔ اور صداقت آخر کار صداقت ثابت ہو جاتی ہے

مار گزیدہ پر عمل مسمریزم کیا گیا

ضلع سالم کے موضع تھرڈ نگم میں یونین جیسہ من اور ڈسٹرکٹ بورڈ ممبر مسٹر الگو سوامی پے سول اینڈ ملٹری گزٹ کو یوں تحریر کرتے ہیں کہ ۱۷ مارچ کی رات کو یہاں کے ایک مقامی سوداگر خیر صاحب کو ایک بڑے سے کالے بھجنیہ ناگ نے اس کی ٹانگ پر تین جگہ کاٹ کھایا۔ جہاں پہ یہ ناگ اُس کو ڈسا تھا وہاں سے اپنے گھر تک جو قریب پچاس گز کے فاصلہ پر تھا بمشکل پہونچا۔ گھر پہونچتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا کئی دوائیں دی گئیں اور جھاڑ پھونک کی گئی۔ مگر سب بے سود تھا۔ ہمارے ہر دلعزیز پولیس سب انسپکٹر مسٹر جی۔ ایس۔ اے کریم صاحب نے جونہی سنا فوراً اُس کے گھر پہونچے اور مریض پر مسمریزم کا عمل کرنا شروع کر دیا اور کچھ دوا بھی اُس کو کھلائی ایک گھنٹے کے عرصہ میں مریض بولنے اور چلنے لگ پڑا گویا کہ اس کو سانپ نے کاٹا ہی نہ تھا جس جگہوں میں سانپ ڈسا تھا وہاں وہاں کچھ بھی درد محسوس نہ ہوتا تھا سب انسپکٹر کا اب یہاں سے تبادلہ ہو گیا ہے۔ اور حال ہی میں وہ وہاں سے چلا جانے والا ہے۔ ہم اس نقصان سے بڑے غمزدہ ہیں۔ اگر وہ یہاں شہر میں یہ دوا کسی کو بتا دے اور عام طور پر اس دوا کو مشتہر کر دے تو یہ نہایت فیاضانہ کام ہوگا۔"

اطلاع

حسب معمول ہندوستانی مسیحی انجمن کی مقامی لیگ نے بہ سرپرستی راجہ سر ہرنام سنگھ کے سی آئی۔ ای مسیحی میلہ منانے کے لئے ایسٹر پیر یعنی ۱۳ اپریل مقرر کیا ہے یہ میلہ کرائسٹ چرچ سکول گراؤنڈس پر ۲ بجے دن کے شروع ہوگا۔ لہذا آپ سب مسیحی صاحبان سے عرض ہے کہ تاریخ مقررہ پر تشریف لاکر میلے کی زینت کو دوبالا فرمائیں۔

اس جگہ پر تلغی مٹھائی اور فینسی اشیا کھانا وغیرہ کی دوکانیں بھی میلے میں رکھی جائینگی۔

المشتہر

ایم۔ اے۔ شاہ

کانپور

مسیحیت کا پرم پرشارتھ خدا کی بادشاہت ہے

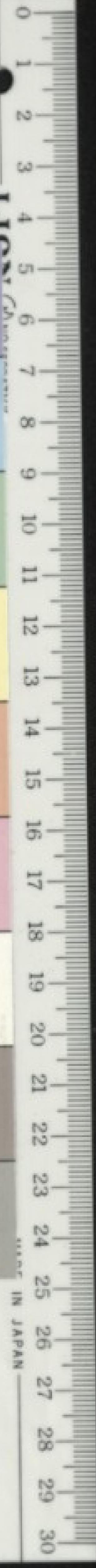
مسیحیت کا پرم پرشارتھ یا مقصد اعلیٰ خدا کی بادشاہت یا سورگ راج ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس امر کو اپنی کئی ایک تمثیلوں میں خوب واضح ولائح کر دیا ہے۔ مثلاً فرمایا ہے آسمان کی بادشاہت کھیت میں ایک چھپے ہوئے خزانہ کی مانند ہے۔ جسے کسی آدمی نے پاکر چھپا دیا۔ اور خوشی کے مارے جاکر جو کچھ اس کا تھا بیچ ڈالا۔ اور اس کھیت کو مول لے لیا پھر آسمان کی بادشاہت اس سوداگر کی مانند ہے۔ جو عمدہ عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا جب اسے ایک بیش قیمت موتی ملا تو جاکر جو کچھ اس کا تھا بیچ ڈالا۔ اور اسے مول لے لیا۔ (متی ۱۳: ۴۴ سے ۴۶) ان دونوں تمثیلوں سے روشن ہے کہ خدا کی بادشاہت نہایت مرغوب اور قابل آرزو کرنے کے ایک شے ہے جس کو بیش قیمت مگر مخفی خزانہ اور مہنگے ہوئے موتیوں سے مشابہ کیا ہے۔ جب آدمی اس کو پا لیتا اور اس کی قدر و قیمت بخوبی پہچان لیتا ہے۔ تو اس کو تسلی اور بڑی خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ شخص اس کے مقابل میں اپنے تمام مال و اسباب کو ہیچ سمجھتا ہے۔ اور اس کھیت کو مول لے لیتا ہے جس کی وہ قیمت دنیاوی رہتے دے سکتا ہے نہ کہ خزانہ کو خریدتا ہے۔ جس کی قیمت ادا کرنے کو اس کے پاس نہیں ہے۔ بلکہ موتی کو لے لیتا ہے جو گراں قیمت کا ہے۔ مگر ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ ان کی تلاش میں وہ حیران اور سرگردان پھرتا اور ہر قسم کی مصائب اور ابتلا کا مقابلہ کرتا پھرتا تھا اور نہایت ہی آرزو مند تھا۔ کیونکہ اسی کو وہ اپنا پرم پرشارتھ یا مقصد اعلیٰ سمجھتا تھا۔

خدا کی بادشاہت اسی زندگی میں نجات ہے

خدا کی اس بادشاہت کی اصلیت اور خواص کا جو مسیحی کو اسی دنیا میں حاصل ہو جاتی ہے ایک نہایت عمدہ خلاصہ خداوند مسیح نے متی کے پانچویں باب کی تیسری سے دسویں آیت تک کھینچکر دکھایا ہے۔ یعنی اپنی پہاڑی وعظ میں۔ جو انجیل شریف میں ایک مشہور مقام ہے یہ مبارکبادیاں خدا کی بادشاہت کے وعدہ میں مشتمل ہے خدا کی یہ بادشاہت یہاں آسمان کی بادشاہت کہلاتی ہے کیونکہ اول تو یہ مسیح میں اور اس کے ساتھ آسمان پر سے آئی ہے یعنی خدا کے نادیدنی عالم میں سے اور پھر اس لئے کہ اس دنیا میں لوگ اس کو کامل طور پر محسوس نہیں کر سکتے کیونکہ وہ انسانی و دنیاوی فطرت سے برتر و بالاتر ہے۔ مگر اسی وقت ظاہر ہو جائیگی جب کہ آسمان اور زمین مل جائینگے۔ اور خدا کا بسا آدمیوں کے درمیان ہوگا۔ مگر یہ بادشاہت اسی دنیا میں اس شخص کی ہے۔ جو دل کا غریب ہے۔ اور جس کو خدا کیساتھ رفاقت رکھنے اور اس کی زندگی میں متحد ہو جانے کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ آسمان کی بادشاہت کی دیگر تمام برکات جن کا یہاں مذکور ہوا ہے۔ وہ سب خدا کی بادشاہت کی مشمول کل برکات کی خاص خاص صورتیں ہیں۔ پس یہ بادشاہت وہ اعلیٰ ترین اور اکمل برکت ہے۔ جو یسوع مسیح کے ذریعے اور اس میں شامل کئے ہوئے کل بنی آدم کو خدا نے عنایت فرمائی ہے۔ خدا کی اس بادشاہت میں دل کا غریب آدمی الٰہی زندگی اور قوت سے دولتمند بنتا ہے۔ اپنی گناہ آلودہ حالت پر افسوس اور ماتم کرنے والا اپنے گناہوں کی معافی کے ذریعے تسکین اور خوشی حاصل کرتا ہے۔ جو اس بات کا بھوکا اور پیاسا ہے۔ کہ میری اندرونی اور بیرونی زندگی الٰہی مرضی اور خوشنودی کے عین موافق اور مطابق ہو جائے۔ وہ سیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس بادشاہت میں اس کو راستبازی کی روٹی۔ اور روح القدس کی قوت کا پانی مل جاتا ہے۔ جو اس کی روحانی زندگی کی قائمی اور زندہ رہنے کے لئے لابدی ہیں۔ یہاں اگر اس بادشاہت کے باشندے خدا کے فرزند بنجاتے ہیں۔ اور اپنے باپ کیساتھ نہایت ہی قریبی شخصی اتحاد حاصل کر لیتے ہیں اور اس کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بالکل پاک اور صاف ہو گئے ہیں۔ خدا کی یہ بادشاہت نہ صرف آئندہ ہی میں مسیحی کو ملیگی۔ بلکہ ابھی اس دنیا کے اندر مسیح میں موجود ہے اور جو شخص مسیح میں ہے وہ اس بادشاہت میں ہے۔

پرم پرشارتھ دنیا کے داناؤں اور عقلمندوں سے مخفی ہے

یہ پرم پرشارتھ جیسا کہ نہایت انجیل اور پرشتال اور ضروری ہے۔ ویسا ہی وہ اس دنیا کے داناؤں اور عقلمندوں سے پوشیدہ تر ہے خداوند یسوع مسیح نے اس حقیقت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ "اس وقت یسوع نے کہا اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں۔ کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا"۔ (متی ۱۱: ۲۵ و ۲۶) مطلب یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے داناؤں اور عقلمندوں سے اس وجہ سے مخفی رکھا کہ وہ اپنے زعم میں الٰہی عرفان کے بارے میں اپنے علم اور فلسفہ پر بھروسہ رکھتے اور تکبر کرتے ہیں اس کو بچوں پر کھولدیا۔ جو اپنے دلوں میں حلیم ہیں اور الٰہی باتوں کے بارے میں اپنی ناواقفی کے قائل ہیں اور سنجیدگی سے مسیح میں الٰہی مکاشفہ کی روشنی کو قبول کرنے کے لئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں یعنی جو باتیں فلسفہ اور علم سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اس الٰہی مکاشفہ کی روشنی سے حل اور درخشاں ہو جاتی ہیں۔ جو یسوع مسیح



ہیں ہے ۔کیونکہ جو باتیں اور چیزیں خدا کی بادشاہت اور اس کے اس دنیا میں احساس کے لئے ضروری اور اس سے متعلق ہیں وہ سب باپ نے مسیح کے سپرد کر دی ہیں"۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے" (متی ۱۱: ۲۷) کیونکہ وہ اُس کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہے" (عبرانی ۱: ۳) یہ خداوند مسیح کا اخص تعلق ہے۔ جو وہ خدا کے ساتھ رکھتا ہے۔ اسی لاثانی اور اقرب اور اخص تعلق کے سبب سے جو وہ حق جل شانہٗ کے ساتھ رکھتا اور خدا کی بادشاہت میں اپنی اُس اعلیٰ مرتبت اور کامل اختیار کے سبب سے مسیح اُن سب کو اپنے پاس بلاتا ہے جو راستبازی اور خدا کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے جد وجہد اور کشمکش کرتے ہوئے تھک اور ہار گئے ہیں اور وعدہ کرتا ہے کہ میں تم کو آرام دونگا"۔

اس پرم پرشارتھ کا تکملہ { اوپر کے بیان سے واضح ہو گیا ہو

کہ کہاں تک یہ پرم پرشارتھ کیسے مسیحی پرستار جگیا سو کو اسی دنیا میں مل جاتا ہے ۔مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند مسیح نے کہیں کہا اور نہ ہی اُس کو توقع تھی کہ جو خدا کی بادشاہت خود میری ذات اور شخصیت میں شروع ہوئی وہ اس دنیا میں خاموش اور بلا کسی قسم کی کشمکشوں اور تردوات کے ختم ہو جائیگی۔ اُس کو بخوبی معلوم تھا کہ میرے موجودہ کام اور خدا کی بادشاہت کے پورے انکشاف کے درمیان دو خاص اور اہم واقعات موجود ہیں اور وہ دو خاص واقعات یہ ہیں یعنی اول اُس کے دکھ اور موت اور قیامت اور دوم قیامت کے روز عدالت کرنے کے لئے دوبارہ آنا۔ چنانچہ ان میں آخری بات ہی وہ ہے جس سے خدا کی بادشاہت کا ابدی جلال پورے پورے طور پر منکشف اور ظاہر ہو جائیگا۔ جو کڑوے دانے خدا کی بادشاہت کے اس زمینی کھیت میں گندم کیساتھ ملے جلے ہیں۔ وہ اس وقت گیہوں سے علیحدہ کئے۔ اور ابدی آگ میں ڈالے جائینگے۔ مگر برعکس اس کے خدا کی بادشاہت اصل اور اندرونی جلال سطوت علے الاعلان ظاہر ہوگا۔ چنانچہ مرقوم ہیں کہ اُس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند چمکیں گے" (متی ۱۳: ۴۳ سے ۴۳) اور یہی آسمان کی یا خدا کی بادشاہت کا آخری تکملہ ہے۔ اور اُس کے بعد کوئی اور ادنے درجہ نہ ہوگا۔ یہی حالت بکریوں اور بھیڑوں کی مثال میں بتائی گئی ہے۔ کیونکہ بھیڑوں سے بکریوں کو جدا کرنے کے بعد دنیا کا منصف یعنی مسیح یوں فرمائے گا۔ اے باپ کے مبارک لوگو۔ آؤ اور اُس بادشاہت کو میراث میں لو جو دنیا کی پیدائش سے پیشتر تمہارے لئے تیار کیگئی تھی۔ جس کا اظہار مسیح کے ذریعہ سے ہوا اور جس کا تکملہ قیامت کے وقت ہوگا۔ درمیانی عرصہ اُس کے نشوونما اور بالیدگی کا ہے۔ جو ہر ایک مسیحی کے اندر فرداً اور کلیسیا کے اندر مجموعی طور پر معرض ظہور میں آتی ہے۔ خدا کی یہ بادشاہت زمانہ حال میں واقعی وہ پرم پرشارتھ ہے۔ جس کی تلاش ہر ایک جگیا سو کو ضروری اور لابدی ہے۔ اور جو شخص اُس کو پالیتا ہے وہ در اصل جیون مکت ہو جاتا ہے۔ مگر اُس کا آخری تکملہ زمانہ مستقبل میں موت کے بعد بلکہ قیامت کے بعد ہوگا۔ جبکہ وہ اُس خدا کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند درخشاں ہونگے۔

ضرورت

مشن ڈسپنسری کیلئے ایک نیک سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ درخواست معہ لیاقت اور تنخواہ ذیل کے پتے پر آنی چاہئے۔ پادری جے۔ آر۔ ٹہ سن۔ ویسلین مشن دلکشا۔ لکھنؤ یو۔ پی۔

مراسلات

کرسچن اینڈیور کونشن پنجاب ۱۹۱۴ء

امسال کرسچن اینڈیور کونشن پنجاب کے اجلاس موزخہ ۱۱ اور ۱۲ مارچ شہر منٹگمری کے گرجہ گھر میں منعقد ہوئے پادری ریئن صاحب اور مسٹر بنرجی صاحب نے مہمان نوازی کا حق خوب ادا کیا اور ہم اُن کے اس تکلیف کے لئے مشکور ہیں۔

پہلا اجلاس سنڈے سکول کونشن کے بعد ۱۱ مارچ کی شام کو ہوا۔ پریذیڈنٹ پادری جیمبرس صاحب کی غیر حاضری میں نائب پریذیڈنٹ پادری اینڈرسن صاحب نے کام چلایا۔ اور پہلا درس پادری سکاٹ صاحب نے جو کہ کل ہند کی کرسچن اینڈیور یونین کے پریذیڈنٹ ہیں۔ دیا۔ مضمون یہ تھا (کرسچن اینڈیور کا کام ہندوستان میں) دوران درس میں صاحب موصوف نے بیان کیا کہ کرسچن اینڈیور کا کام ہندوستان میں ۱۸۸۳ء میں شروع کیا گیا۔ لیکن ترقی اس کام نے ۱۸۹۲ء سے کرنی شروع کی۔ جبکہ کل دنیا کی کرسچن اینڈیور یونین کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر کلارک صاحب جو کہ نیز اس سوسائٹی کے بانی مبانی ہیں۔ اس ملک میں مدعو کئے گئے۔ آجکل ہندوستان کے مختلف حصوں میں ۱۵۰۰ سے زیادہ سوسائٹیاں ہیں اور ممبران کی تعداد اندازاً پچاس (۵۰۰۰۰) ہزار کے قریب ہے۔ زیادہ تر کام سوسائٹی کا بنگال اور مدراس کے صوبوں میں ہے۔ جہاں قریباً دو تہائی ممبران ہیں۔ اسی شام کو پروفیسر سراج الدین نے (مسیح کی بلاہٹ نوجوانوں کے لئے ہے) اس پر



درس دیا اور کہا کہ مسیح نوجوانوں کو بلاتا ہے۔ اور کلیسیا کو اُن کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جوانی حرکت کرنے کی عمر ہے۔ جبکہ ہمارے تمام قوائے مضبوط اور زور پر ہیں۔ یہہ عمر ایمان کی بھی عمر ہے۔ اور اس بات کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ بچپن یا جوانی میں مسیح کی دعوت اور بلاہٹ کو قبول نہیں کرتے وہ ایک بڑا قیمتی موقعہ کھو دیتے ہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بعد ازاں وہ ایسے سخت دل ہو جائیں کہ مسیح کو قبول نہ کر سکیں۔

۱۲ مارچ کی صبح کو پہلے اجلاس کے شروع میں مسٹر بنرجی صاحب نے عبادت کروائی۔ اور اس میں کلام کے مطالعہ سے سامعین پر روشن کیا کہ مسیحیوں کی ذمہ داری بڑی بھاری ہے۔ وہ دنیا کے سامنے تماشہ کرنے والوں اور نقالوں کی مانند ہیں۔ اور ہمارا تماشہ تب ہی اچھا ہوگا۔ جو ہم مسیح کو بعینہٖ جیسا کہ وہ ہے۔ لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کریں۔

اسی جلسہ میں مختلف سوسائٹیوں کی رپوٹیں پیش ہوئیں جن میں سے کئی ایک بہت دلچسپ تھیں۔ سیالکوٹ کے علاقہ سے خبر آئی۔ کہ وہاں دیہات میں ۱۰ سوسائٹیاں اور ۵۲۷ کے قریب ممبران کی تعداد ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ کئی جگہ کی سوسائٹیوں نے نہ ہی اپنے وکیل بھیجے۔ اور نہ ہی کوئی رپورٹ۔ اُمید کی جاتی ہے کہ آئندہ ایسی غفلت نہ کیجاویگی۔

اسی اجلاس میں مسٹر چٹرجی صاحب گوجرانوالہ نے کرسچن اینڈیور اور پرہیزگاری کے مضمون پر درس دیا اور بتلایا کہ شراب خوری کی فی الحال تو پنجاب کے مسیحیوں میں عادت نہیں ہے۔ لیکن اندیشہ ہے۔ اس لئے پہلے ہی سے تیار رہنا واجب ہے اور کوشش ہونی چاہئے کہ چھوٹے چھوٹے ریڈنگ روم گاؤں میں جاری کئے جاویں۔ اور پرہیزگاری کے ٹریکٹ اور اس کی تعلیم عام طور پر دیجاوے اور لوگوں کو بیکار بیٹھنے کی بجائے جیسے اچھے کاموں پر لگا دیا جائے۔ اور خوب ورزش کرنیکی صلاح دیجاوے۔

پادری اینڈرسن صاحب نے اسی جلسے کے اختتام سے پہلے تنہائی میں کلام پڑھنے اور دعا مانگنے پر زور دیا۔ اور کہا کہ لوتھر۔ موڈی اور دیگر کامیاب مسیحی بزرگ صرف اسی طرح پر کامیاب زندگیاں بسر کر گئے کہ وہ علیحدگی میں خدا کی رفاقت ہر صبح ڈھونڈا کرتے تھے۔ جب تک کہ خدا کا دیدار نصیب نہ ہووے۔ جتنا ضروری کام کا دن ہوتا اتنا ہی ضروری ہے کہ ہم زیادہ وقت خدا کے حضور خرچ کریں اور اُس سے زور اور قوت حاصل کریں۔

اس جلسے کے بعد کنونشن کے تمام ممبر زبور اور گیت گاتے ہوئے تمام شہر میں باترتیب گھومے اور خدا کا جلال ظاہر کیا۔ اسی روز کی دوپہر کو کنونشن کا آخری اجلاس ہوا۔ جس میں پہلا مضمون یہ تھا کہ کرسچن اینڈیور کا کام جو پنجاب میں ہو رہا ہے۔ اور ہم اُس کو کس طرح سے ترقی دے سکتے ہیں) اس درس میں ذکر کیا گیا۔ کہ کرسچن اینڈیور سب سے پہل لاہور میں ۱۸۹۶ء میں قائم ہوئی لیکن کام کی ترقی اس سوسائٹی سے ہوئی جو ایک سال بعد ڈسکہ مشن سکول میں قائم ہوئی۔ آجکل پنجاب میں قریباً ۱۵۰ سوسائٹیاں ہیں۔ اور تعداد ممبران قریباً دوہزار ہے۔ یہ کام اس طرح پر ترقی پا سکتا ہے کہ سوسائٹیاں اور خاصکر ممبران سوسائٹی کی اصولی باتوں یعنے کلام کا پڑھنا جو کہ خوراک ہے۔ دعا مانگنا جو کہ تازہ ہوا ہے۔ اور خدمت کرنا جو کہ مختلف اعضاؤں کو ورزش دیتا ہے۔ پر بخوبی عمل کریں۔ اور زندگی اپنے میں رکھیں۔ جڑیں گہری کریں۔ تاکہ یہ پودا خوب بڑا ہووے۔ نیز پنجاب کرسچن اینڈیور یونین کوشش کرے کہ اس کا سہ ماہی رسالہ زندہ ہووے اور باقاعدہ ہووے اور کرسچن اینڈیور کے عام اصولوں کی اشاعت ہووے اور کتابیں وغیرہ لکھی جاویں۔ تاکہ لوگوں کو سوسائٹی کے اصولوں سے واقفیت ہووے۔

اسی جلسے میں پروفیسر چندولال صاحب لاہور نے کرسچن اینڈیور اور ہوم مشنز کے مضمون پر درس دیتے ہوئے زور دیا کہ ہر ایک مسیحی مشنری ہے۔ اور اُس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسیوں دوستوں اور واقف کاروں میں شخصی کام کریں۔ بعد ازاں پادری چیمبرس صاحب نے تقدیسی جلسہ کرایا۔ جس میں اُنہوں نے حاضرین کو یاد دلایا کہ مسیح ہم پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور اُس نے نجات کا پیغام دوسروں تک پہونچانے کے لئے صرف ہم کو مقرر کیا ہے۔ اور ہم کو چاہئے کہ ہم اُس کو مایوس نہ کریں۔ اُنہوں نے خدا کی نعمتیں جو ہم پر ہیں یاد دلا کر منت کی کہ ہم اپنے کو خدا کے حضور ایک زندہ قربانی ہونے کے لئے دے دیویں کیونکہ یہی ہماری معقول عبادت ہے۔ خدا خود اس موقعہ پر حاضر تھا۔ اور لوگوں نے اپنے آپ کو خلوص دلی سے اس کے ہاتھ اس کی خدمت کے لئے دیا۔ اور خوشی خوشی اپنے گھروں کی راہ لی۔ "وہ جو نیکی سے جیوں کو موہ لیتا ہے۔ دانا ہے۔" امثال ۱۱: ۳۰ آیت +

الراقم۔ بی۔ سیموئیل۔ ہیڈ ماسٹر
مشن ہائی سکول۔ راولپنڈی۔

ریورنڈ۔ ای۔ گلفرڈ صاحب کی الوداعی پارٹی

مورخہ ۲۷ مارچ کو شام کے ۶ بجے جناب ای گلفرڈ صاحب چرچ مشنری کی الوداعی پارٹی امرتسر ایچیسن پارک متصل ہال بازار کے ہوئی۔ پادری صاحب موصوف ترنتارن میں جذام خانہ وغیرہ کا انتظام ۳۰ سالوں سے کر رہے ہیں۔ اور اب ایک سال کی رخصت لیکر انگلینڈ کو جا رہے ہیں۔ امرتسر کی مشہور ٹمپرنس سوسائٹی کی طرف سے ہم لوگوں کو بھی انواٹنگ کارڈ آئے تھے۔ اور ہم بھی اس میں شامل ہوئے تھے۔ ٹھیک ۶ بجے سب وزٹران اور ممبران کی آمد شروع ہوئی۔ پادری صاحب موصوف اور ریورنڈ ڈی۔ جے میکنزی صاحب مینیجر مشن سکول امرتسر اور دیگر کئی ایک اصحاب عیسائی ہندو مسلمان اس میں شامل تھے۔ کارکن ممبران ٹمپرنس نے سب لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور سب کو گلدستے ہاتھوں کے لئے دیئے۔ دو بڑی بڑی میزیں لگائی ہوئی تھیں۔ اور کرسیوں کا کوئی شمار نہ تھا بہت بڑے بڑے لوگ اس میں شامل تھے۔

سب سے اوّل لالہ نند لعل صاحب سکرٹری ٹمپرنس نے مفصلہ ذیل تقریر کی

"جس بزرگ کو تھوڑے دنوں میں ریل اور جہاز ہزاروں میل پرے جانے والے ہیں۔ آج سے کوئی تیس برس اُدھر پنجاب میں تشریف لائے۔ چند روز تک مشن سکول کے پرنسپل رہے۔ پھر ترنتارن میں جو مقیم ہوئے تو اس وقت سے وہاں ہی رہے۔ دوران قیام میں علاوہ اپنے فرائض منصبی کے سرانجام دینے کے بلا لحاظ مذہب و تفریق ہندو۔ مسلمان۔ سکھ اور عیسائیوں کے ساتھ پورے شفیق۔ ناصح دوست اور ایک مہربان کی طرح برتاؤ کرتے رہے زلزلہ ۱۹۰۵ء کے قیامت خیز واقعہ کے بعد آپ دھرم سالہ پہونچے دیکھا نہ تار نہ راستے ہی کچھ کام آسکتے ہیں۔ ہزاروں من کے بوجھ کے نیچے سے کچھ لاشیں کچھ زخمی نکالے۔ طاعون کے لئے حفظ ماتقدم کی غرض سے ٹیکہ کی رغبت دی جن خدمات کے صلہ میں آپ کو تمغہ طلائی قیصر ہند۔ سرکار کی طرف سے عطا ہوا۔ ایک عرصہ تک آپ ترنتارن میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ رہے۔ جذام خانہ کا سارا انتظام اور جذامیوں کی خبرگیری خوب کرتے رہے۔ ان سب باتوں سے گزر کر آپ کے وقت ہماری ٹمپرنس مشن کی تکمیل میں اتنا بڑا کام ہوا ہے۔ جو ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کے کارناموں میں آب زر سے لکھا جاوے گا یعنی ہر مہینے میں دو دن اماوس کے موقعہ پر ترنتارن کے متقدس تیرتھ پر شراب فروشی کی دوکان جو پہلے خاص طور پر کبری کے لئے کھلی رہتی تھی۔ اب کما بند ہوتی ہے۔ یہ کامیابی آپ ہی کی امداد و کوشش سے ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کو نصیب ہوئی۔ پادری صاحب موصوف نے پنجاب کی خاص زبان میں وہ ترقی کی ہے کہ آپ پنجابی کے ماہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ خداوند آپ کو خوش و خرم رکھے اور آپ کے اس سفر کو مبارک کرے۔"

جواب از طرف پادری گلفرڈ صاحب۔

جو تعریف آپ نے میری کی ہیں اُس کے لائق کہاں ہوں۔ صرف خداوند مسیح کی محبت اور اُس کی خدمت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو سب فیضوں کا سرچشمہ ہے میں نے جو کچھ کیا محض خداوند کی محبت میں کیا۔ میرے دو بچے انگلینڈ پڑھتے ہیں۔ اُن کو دیکھنے جاتا ہوں۔ لیکن یہاں میرے ہزاروں بچے بھائی اور بہنیں ہیں جن میں میں کام کرنے کو فخر سمجھتا ہوں۔ آپ لوگوں کی بڑی مہربانی ہے۔ کہ مجھے اپنی الفت کا گرویدہ بنایا۔

اس کے بعد میر کرامت اللہ صاحب امرتسری نے حسب ذیل نظم پڑھی۔

نہ تو ممبر سکتے تھے وہ چین اور سوورڈ
نہ کوئی ڈسٹرکٹ۔ لوکل بورڈ۔
نہ تو رجمنٹ نہ کوئی بھاری ہورڈ
جو کیا تم نے کام۔ ای۔ گلفورڈ

کانگڑہ زلزلے سے جبکہ دبا
سنوں مٹی میں آرہے صبا
مُردے زخمی نکالے مردِ خدا
ہوگیا تیرا نام۔ ای۔ گلفورڈ

ملک کے واسطے جو تم نے کیا۔
اس کا سرکار کو ملا جو پتا۔
قیصر ہند کا ملا۔ تمغہ
سُن لو عالی مقام ای گلفورڈ

مانتے ہیں زمانہ والے سبھی
جو کمیٹی ہے ترنتارن کی
اُس کی ایسی پریذیڈنٹی کی
ہوگیا جس سے نام ای گلفرڈ

گورکھس میں وہ تم نے کام کیا
مانتا ہے ہر ایک چھوٹا بڑا۔
کوئی ہوگا نہ دوسرا تم سا
ایسے ہو خوش کلام ای گلفورڈ

ترنتارن کے کوڑہی خانہ کا
آپ کو جبکہ انتظام ملا۔
اس طرح فرض آپ لائے بجا
سمجھتے ہیں جس کو کام ای گلفورڈ

ٹمپرنسیوں نے جو نہی لی ٹھن۔
نفعے لیتے ہیں عقل و دولت چھین
بند ہوں گر اماوسوں کے دن

پھر پڑا ہو یہ کام ای گلفورڈ

۸
آپ نے جب ہمارا ساتھ دیا۔
آزمائش کا مٹ گیا کھٹکا

جو ہوا آخرش کو خوب ہوا
بچ گئے خاص وعام ای گلفورڈ

۹
جس سے جی چاہے آپ کا پوچھو۔
کہیں بکتی ہے اما دس کو۔

نہیں ہرگز نہیں۔ نہیں سن لو۔
کرگئے رم کو رام ای گلفورڈ

۱۰
نہیں بھولے گی ہم کو آپ کی یاد
ہوتے تھے روز تم کو دیکھ کے شاد

یہ سفر رفقت مبارک باد
لیجئے اب سلام۔ ای گلفورڈ

میں بھی اپنی نظم ذیل لکھ کرلے گیا تھا جو قابل دید ہے
مگر جلدی کے سبب اس کے بولنے کا موقعہ نہ ملا۔

ٹمپرنس سوسائٹی کا خوب یہ رحجان ہے۔
ریورنڈ ای گلفرڈ کی پارٹی کی شان ہے

آفتاب مہر والفت ہو رہا تاباں ہے
روشنی اس کی کو لینا اب بہت آسان ہے

مشرق و مغرب کا ملنا ہے صداقت کا نشاں
راستی کی رسم کے گویا یہ بس شایاں ہے

یہ دعا ہے خیر سے جاویں وطن اپنے کو یہ
مدعائے نظم کا گویا یہی پایان ہے۔

اس طرح ہندو مسلماں اور سارے یورپین
گر کرے باہم محبت تو وسیع میدان ہے

سخن فہمی کے لئے آیا مجیٹھا سے ہوں میں
شاعری میرے لئے کچھ تنگ اور گنجان ہے

گو کہ ہوں ٹیچر اڈیٹر بھی ہوں اِک اخبار کا۔
واقعوں کے اخذ کرنے پہ میری گذران ہے،

برقؔ تھوڑے وقت میں انسان کیا کیا کچھ کرے

دوستوں کی پاس خاطر بولنے کا دھیان ہے،

اس کے بعد فروٹ اور چائے پلانے کے لئے سوسائٹی کے ممبران پونے آٹھ بجے تک لگے رہے۔ تب جلسہ برخاست ہوگیا۔ راقم۔ میر کریم الدین برقؔ از مجیٹھا۔
ضلع امرتسر۔

نقل ریزولیوشن جلسہ
خاص میونسپل کمیٹی ترنتارن منعقدہ
مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء۔

باتفاق رائے پاس ہوا کہ پادری صاحب گلفورڈ نے بحیثیت پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ترنتارن نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کیا ہے۔ پادری گلفورڈ صاحب بہادر ۱۸۹۱ء سے پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قصبہ ہذا میں ہیں۔ آپ نے اپنے عہد میں کار منصبی نہایت ہی خوش اسلوبی اور محبت سے انجام دیا ہے جس سے باشندگان قصبہ ہذا آپ کے حسن اخلاق اور حسن انتظام کے مداح ہیں۔ کمیٹی ہذا آپ کی ان خدمات کی بڑی شکر گذار ہے۔ اور قدر کرتی ہے۔ چونکہ آپ رخصت پر ولایت تشریف لے جاتے ہیں کمیٹی کو آپ کی جدائی کا بہت افسوس ہے۔ خدا کرے کہ آپ جلدی اور سلامتی سے واپس تشریف لادیں اور کمیٹی پر اپنا سایہ رکھیں بغرض شکرگذاری اس رزولیوشن کی ایک نقل بخدمت صاحب موصوف و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و بشپ صاحب بہادر لاہور بھیجی جاوے۔ اور چیدہ انگریزی اور اُردو اخبارات میں بھیجی جاوے۔

دشن خاں سکرٹری میونسپل کمیٹی
ترنتارن۔

انتقال پر ملال

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اس خبر ربخ فرسا کو لکھتے قلم کا جگر پاش پاش ہوتا ہے۔ اور راقم حروف کا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ شائقین اخبار کو جو محترم بزرگ پادری روشن خاں صاحب ملک پروفیسر سینٹ جانسن کالج لاہور کے نام نامی و اسم گرامی سے نا آشنا ہیں۔ یہ سن کر بہت ملال اور رنج ہوگا کہ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ماسٹر جوبل روشن خاں بہت مختصر علالت کے بعد ۲۲ ماہ مارچ کی شب کو خداوند کی گود میں سو گئے۔ اور اپنے والدین کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ مرحوم ۱۶ ویں سال میں تھے۔ اور رنگ محل مشن ہائی سکول میں پڑھتے تھے۔

تکفین وتدفین کی افسوسناک رسم ۲۳ کی شام کو ہوئی۔ اس میں بہت سے احباب چرچ آف انگلینڈ اور نیز پرسبیٹرین شریک ہوئے۔ کئی مسیحی بھائیوں نے بیماری کے زمانہ میں پادری صاحب موصوف کی ہر طرح سے دست گیری کی۔ اور آڑے وقت میں وہ آپ کے خوب آڑے آئے۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ اگر دکھ کے وقت ایماندار ایک دوسرے کا ہاتھ نہ بٹائیں تو پھر کونسا موقعہ ہوسکتا ہے۔

کہتے ہیں موت کا کوئی علاج نہیں۔ مرض ظاہر ہوتا ہے تو ڈاکٹر حکیم بلائے جاتے ہیں۔ اور علاج معالجہ ہوتا ہے۔ اپنے سے جو کچھ بن پڑتا ہے۔ کیا جاتا ہے۔ الغرض انسان کی عقل کی کوئی حکمت۔ کوئی ترکیب کوئی کوشش نہیں اٹھائی جاتی۔ اگر اس پر

بھی عزیز خدا باپ کے ہاں جا پہونچے تو دل کو اسبات سے کچھ ڈھارس ہوتی ہے۔ کہ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا ہے لیکن بیچارے جوئل کی حالت میں تو اسبات کی تسلی سے بھی محروم ہے۔ مرض ہی سرے سے سمجھ میں نہیں آیا۔ علاج خاک کا ہوتا تجربہ کار ڈاکٹر۔ سیانے حکیم باری باری دیکھنے کو آئے۔ مگر مرض کمبخت کی تشخیص میں سب کی عقل حیران رہی۔ برسوں کا تجربہ بیکار۔ تمام دانائی پر پانی پھر گیا۔ ۱۴ مارچ کو مرحوم کی طبیعت کچھ ناساز ہوئی جو موسم کی تبدیلی کی ایک ادنے حرکات سمجھی گئی۔ پھر کبھی کبھی قے آتی رہی۔ جس نے بعد آسان زور پکڑ لیا۔ آخر کار بیچارے جوئل کی جان لے کر ٹلی۔ جو علاج ممکن تھا ہوا۔ مگر سب فضول۔ مرض کی پیچیدگی نے تمام حکمت کو اکارت ٹھہرایا۔ اس وجہ سے مرحوم کا انتقال اور بھی بہت افسوسناک ہے۔ راقم مرحوم جوئل کو کچھ عرصہ سے جانتا ہے ہفتہ میں ایک دو مرتبہ راستے میں ملنے کا اتفاق ہو جاتا تھا۔ بڑا شریف نیک اور بھلا لڑکا تھا۔ ہمیں معلوم نہیں۔ مرحوم نے اپنی ہٹ دھرمی یا نافرمانی سے اپنے ماں باپ کو کبھی رنج نہیں پہونچایا۔ ان خوبیوں کی وجہ سے جوئل اور سب نوعمر لڑکوں کے لئے بہت عمدہ نمونہ تھے۔ وہ بڑے ذہین۔ تیز فہم اور ہونہار تھے۔ گو پندرہ سولہ سال کی کچھ عمر نہیں ہوتی۔ مگر وہ سیانوں کی طرح جچی تلی بات کرتے۔ ان ذہنی اور اخلاقی خوبیوں کی بنا پر بلند نظر اور نکتہ رس آدمی بلا تامل یہ پیشینگوئی کر سکتا تھا۔ کہ جوئل کی تقدیر میں بزرگی بدی ہے۔ اور یہ کہ وہ ماں باپ کا نام روشن کرینگے۔ مگر خدا باپ کو کچھ اور منظور تھا۔ وہ اُن سے دوسری دنیا میں کام لینا چاہتا تھا۔ اس لئے پیام بھیجا اور اس بات سے بہت خوشی ہوتی ہے کہ جوئل نے اس الٰہی سندیسہ کی تعمیل خوشی خوشی سے کی آخر وقت تک خداوند کا نام زبان پر تھا۔ اور اس دنیا سے چلنے میں خوشی ظاہر کی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب کوئی عزیز خواہ بیٹا بیٹی گذرتی ہے تو دل کو سخت صدمہ پہونچتا ہے۔ جسے خون جگر اور شیر سینہ سے پالا ہو۔ اس کی دائمی جدائی کس طرح گوارا ہو۔ مگر جب اس بات کا لحاظ کیا جاتا ہے کہ عزیز مرحوم خداوند کے آرام میں سویا۔ اور اس دنیا کے دکھوں سے آزاد ہو گیا۔ اور لوگوں سے پہلے خداوند کی حضوری کا شرف حاصل ہوا تو دل کو فرحت اور تسکین حاصل ہونا چاہئیے۔ جیسے اس دنیا میں کسی عزیز یا دوست کی عزت افزائی سے خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح وفات پر بھی ہونا چاہئے۔ مگر غم خود غرض اور رنج ایسا ہوتا ہے۔ وہ اپنے فائدہ اور اپنی خوشی ہی کی پروا کرتا ہے۔ اور یہ امر فطرتی ہے۔ مسیحی ماں باپ اور دوست آشناؤں کو اس امر سے خاص تسلی ہوتی ہے۔ کہ آخر کو ہم جب بیدار ہونگے۔ تو اپنے عزیزوں سے ملینگے۔ اور پھر اُن سے کبھی جدا نہ ہونگے۔ مسیحی مذہب کی یہی بڑی خوبی ہے کہ وہ اُمید کا آماج گاہ ہم پہونچاتا ہے۔ جس سے غم غلط ہوتا ہے۔ مسیحی ایمان کی انتہائی اُمید عزیزوں سے دائمی ملاقات ہے۔ بائبل میں جا بجا اس قسم کے ذکر اور حوالے ملتے ہیں جن سے اس اُمید کو بیحد قوت ملتی ہے۔ اور اس سے ان سب کو جنہیں عزیزوں کی دنیاوی جدائی کا صدمہ پہونچا ہو تسلی حاصل کرنا چاہئیے۔ ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ پادری صاحب موصوف اور اُن کے گھرانے کے لئے خداوند سے دعا کریں کہ وہ انہیں تسلی بخشے

لطف عیسے آسماں پر حامی و غمخوار ہو۔
مرنے والا ہے اکیلا تو ہی اُس کا یار ہو۔

راقم ایک دردمند۔ لاہور۔

لطف بہار
ہائے کیا پیاری بہار ہے

از منشی الاس داس صاحب ریسا۔ بریلوی
از بٹالہ - پنجاب

آہا خوشخبری لائی باد بہار
جھومتے ہیں خوشی میں ہر جاندار
فصل گل آگئی بہار آئی
ایک عالم ہوا تماشائی
ہائے کیا موسم بہار آیا۔
دل مضطر کو چین قرار آیا
رنگ بدلا ہے رنگ عالم نے
دہر سے منہ چھپا لیا غم نے
آیا دنیا میں عیش کا ساماں۔
اگھڑے اقدام آفت دوراں
شادمانی نے اب قدم رکھا
رنج و غم نے جہاں سے منہ پھیرا
وہ نکل آئی لہلہاتی گھاس
ہوئی سرسبز اپنی کشت یاس۔
ہر طرف سے بہار کا نقشہ
روئے عالم پہ بچھ گیا سبزہ
تازگی نظر کے قاصد کو
بچھ گیا سبزہ خاک پر دیکھو۔
خاک پر بچھ گیا سبزہ کیا؟
جان مٹی میں پڑ گئی گویا۔
جسطرف قاصد نظر اُٹھ جائے۔
سبزہ ہی سبزہ آنکھ میں کھب جائے
کرہ صحرا و عرصۂ سنجبہ
ہیں ہری گھاس سے بھرے کیسہ

آؤ گلشن کی کچھ ہوا کھائیں۔
غنچہ و گل سے دلکو بہلائیں۔

دیکھو چل کر تو رونق بُستاں
یہ فضا پھر تمہیں نصیب کہاں

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں
بلبلیں چہچہے مچاتی ہیں۔

لطف ہر سو ہے پھن عالم میں
خوشی اُتری ہے صحن عالم میں

وہ نئی کونپلیں نکل آئیں۔
شاخ اشجار دل میں اُترائیں۔

ہے قیامت کی برگ و بر پہ بہار
چین پاتی ہے جس سے جانِ نزار

ڈالیاں ہیں لدی ہوئی گل سے
لطف کچھ اس کا پوچھو بلبل سے

نونہالان گلشن ایجاد
سبز پوشاک ہیں پہن کر شاد۔

اُن کے جوبن کی کچھ پھبن دیکھو۔
دل کو ہاتھوں سے اپنے کھو بیٹھو۔

نازاں ہے آج رونق گلشن
ہے ہر اک چیز پہ چڑھا جوبن

ہیں جوانان باغ جوبن پہ
ڈالدو خاک چشم بدظن پہ

نرگس ہے آن کیسا تھ کی کھیلی
شوخ چنچل رنگیلی البیلی۔

پھول کو اس کے دیکھتا ہے جو
گھورتی ہے بغور وہ اُس کو

اک اشارے میں لیتی ہے دل کو
رُلا دیتی ہے مرد کامل کو۔

ہیں چنبیلی کے کیسے پیارے پھول۔
دل عاشق میں ڈالتے ہیں شمول

دیکھ کر باغ میں بہار گلاب
یاد آجاتا ہے کسی کا شباب

موتیا ہے کہیں کہیں بیلا
ہو کھڑا جیسے کوئی البیلا۔

باغ میں سرو ہیں کھڑے سیدھے
قد دلجو کا ہیں پتہ دیتے۔

چاندنی ہے کہ چاندنی چٹکی
یا کسی نے نقاب رُخ اُلٹی

موگرے کی ہے بھینی بھینی بو۔
مست ہیں جس سے سینکڑوں گلرو

حُسن مرداو شوکت گیندا
دام میں ہے پڑے دل شیدا

پتے پتے پہ ہے نیا جوبن
عیش افزا ہے انطف گلشن۔

پتے پتے پہ ڈالی ڈالی پہ۔
لوٹ ہے رونق اس بحالی پہ

ہائے وہ چلنا تازہ جھونکوں کا
باغ میں مسکرانا غنچوں کا۔

یہ ہوا اور یہ رونق گلزار
ہیں یہی مرہم دل افگار۔

کہدیا یہ صبا نے یہ کیا گل سے
ناز ہیں اس قدر جو بلبل سے

دل لگی کرتی ہے صبا گل سے
کہہ رہی ہے کچھ آکے بلبل سے

کیا ہوا گد گدا رہی ہے آج
پھولوں میں اک ہنسی مچی ہے آج

حسن گل پر ہیں بلبلیں نازاں۔
پھول ہیں ان کو چھیڑ کر خنداں

باغ میں ہر طرف بہاریں ہیں
اہل بینش کی یہ پکاریں ہیں

مرغ خوش الحاں چہچہاتے ہیں جو
تیرے دل میں اُتر جاتے ہیں۔

وہ سریلی صدائیں چڑیوں کی
دل پہ قابو نہیں اب کے لیتی۔

چڑیاں کیا کیا پھدکتی پھرتی ہیں۔
گویا یہ پریاں اُڑتی پھرتی ہیں۔

لال پیلی ہیں کالی کالی ہیں۔
اہل بینش کو لطف والی ہیں۔

چڑیاں کیا رونق بہاری ہیں؟
رنگ برنگی ہیں پیاری پیاری ہیں

قمریاں کیا ہیں طرز خوش گویا
سر ہو حق وظیفہ ہے اُن کا۔

دیکھ کر یہ بہار گل ہر سو۔
دل پہ رہتا نہیں کچھ قابو۔

تیرے صدقہ بہار کیا کہنا
ہم کو بہنایا پھولوں کا گہنا۔

پئے گلگشت جو روش نکلے۔
سینکڑوں کرنے پتریاں نکلے۔

بن سنور کر حسین نکلے ہیں۔
زاہدوں کے بھی پاؤں پھسلے ہیں

دیکھ کر بڈھے بھی بہار جواں۔
پھر نئے سر سے ہوگئے ہیں جواں۔

قدرتی جوش دل میں پیدا ہیں
ولولے چہرے سے ہویدا ہیں۔

عاشقوں کی اُمنگیں بر آئیں۔
دل کی کلیاں بہار پہ آئیں۔

دل میں کیا کیا ہیں امنگوں ارماں
لطف کچھ پا رہی ہے روح رواں

ہیں جنوں خیز حسرتیں دل میں۔
درد و غم کی ہیں لذتیں دل میں۔



نکلا بن ٹھن کے وہ گلِ رعنا
ایک عالم ہوا ہے دیوانا۔
ہائے کیا جوش پر جوانی ہے۔
گویا آفات ناگہانی ہے۔
پرتوِ حسن سے گلِ رعنا۔
زاہدوں کے نہ ہوش کھو دینا
پھر امنگیں نئی ہوئیں پیدا
زخمی پھر ہو گیا دلِ شیدا
پھر نئے ولولے ہوئے پیدا۔
وحشی پھر ہو گیا دل شیدا۔
نکلا بن ٹھن کے ہر جواں گھر سے
سہرہ وحشت کا پھر بندھا سر سے
ہے ہر اک جا بہار کا ساماں۔
باغ میں ہنستے ہیں گلِ خنداں
نونہالان باغ گھاتوں سے
چھینے لیتے ہیں دل گو گھاتوں سے
حسن بستاں کچھ ایسا ہے دلکش
دیکھ کر جس کو کھائے انساں غش
دل میں کیا کیا اُمنگیں اُٹھتی ہیں
طبیعتیں خود بخود مچلتی ہیں۔
روح مردہ میں آگئی پھر جاں۔
دل میں ارماں پھر ہوئے بہاں
جانِ تازہ سی پھونک دی تن میں
آہو پھرتے ہیں چوکڑی بن میں
باغ عالم میں ہے کچھ ایسی بہار
مست ہیں اندنوں ہر اک جاندار
ہائے کیسی ہے دلفریب فضا
لطف باقی ہے جس کا رہتی سما
تیری ہر شے میں عالم پندار
قدرت حق کے ہیں بھرے اسرار

٤/٢

ضرورت

ایک جے۔ اے۔ وی یا ایف۔ اے اور ایک ایس۔ اے وی یا جے۔ اے وی کی چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے لئے ضرورت ہے۔ مسیحی کو ترجیح دیجاوے گی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

پرنسپل چرچ مشن ہائی سکول

ڈیرہ اسمٰعیلخاں

٣/٢

ضرورت

ادھیڑ عمر کی ایک ہندوستانی مسیحی عورت کی (جس کے پاس کوئی بچہ نہ ہو) بطور میٹرن کے ضرورت ہے۔ کام ہلکا اور تنخواہ معقول وکمرہ ملیگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواست کرنی چاہیئے۔

پرنسپل میڈیکل کالج لودیانہ

٢/٤

ضرورت

سینٹ جانس سکول کے کرسچن ہوسٹل کے ایک ہندو مسیحی میٹرن یا ایک ہاؤس فادر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی بعد سرٹیفکیٹ ذیل کے پتے سے خط وکتابت کریں۔

پادری این ایچ ٹبس

آگرہ۔ یو۔ پی۔

۳۴ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

دانت درد کی دوا

لگاتے ہی درد مٹاتی ہے۔ روتے کو ہنساتی ہے ایک بار یک ومضبوط تنکے یا سینک کے سرے پر روئی لپیٹ کر اُسے اس دوا میں ڈبو کے ٹھیک درد کے مقام پر لگائیے اور اگر دانت کی جڑ میں درد ہو تو ذرا سی روئی دبا کے اُس میں بھر دیں فوراً درد بند ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴ر محصولڈاک ایک سے ۸ شیشی تک ۶ ر

کان بہنے کی دوا

کان بہنا یعنی کان کے اندر زخم ہو جانے سے پیپ کا آنا چاہے نیا ہو یا پرانا یہ دوا نہایت مفید ہے۔ اس کے استعمال کے پہلے کان کے اندر صاف کرنا چاہئے۔ بعدہ دوا دیا جاوے قیمت ۴ر فی شیشی پچکاری کا نچ ۴ر محصول ہر دو چیزہ ر
ڈاکٹر ایس کے۔ برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

٢/١

ضرورت

کوئٹہ کے سی۔ ای۔ زنیڈ۔ ایم ایس گرلز بورڈنگ سکول کے واسطے ایک سینیر ورنیکولر کی یا اُس کے برابر ہو بطور ہیڈ ٹیچر کے ضرورت ہے۔ ذیل کے پتے پر درخواست کرنی چاہئے۔ مس وارن زنانہ مشن سکول کوئٹہ بلوچستان۔

٣/٢

ضرورت

پنجاب کے ایک شہر میں ایک نیک اور تجربہ کار بائبل وومن کی ضرورت ہے۔ درخواست معہ سند ذیل کے پتے پر ہونی چاہئے۔

مس ایچ نیگسن۔ چرچ آف سکاٹلینڈ۔

سیالکوٹ۔ پنجاب۔

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر ✣

انجیل برناباس } مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہنگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر ✣

مسیح کی تعلیم } مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ ۸ر۔ اور ۱۲ر۔ یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ✣

خاندانی فرائض } ۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور بارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائینگی ✣

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے ✣

جغرافیہ بائیبل } یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے۔ ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر ✣

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر ✣

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے ✣

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۱۲ر یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہو گئی ہے ✣

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے۔ سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے لکھی ✣

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم ہوائی نہیں۔ (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایات خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور آحاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر ✣

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک - - ۱ر۸آ
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک - - ۱ر۸
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک مابعد - - ۲ر
غیر ممالک سے مع محصول ڈاک - - ۳ر ۵

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۳ر	عہ	للعہ
چوتھائی کالم	عہ	للعہ	للعہ ۱۴
نصف کالم	للعہ	للعہ ۱۴	۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	۲۵	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۶۰	مام

ہرایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے - چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے - مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم ۔ صہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ جات - سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرو کوئل بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ۱عہ تک

قیمت کرو کوئل لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر - پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہرماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے - اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ ار سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کئے جا سکتے ہیں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں - ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے - اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور پڑھنے پر اسپکٹس اردو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ آنہ چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی - نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے پچھلے نمبر ۲ آنہ فی نمبر دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برور چھپا +